السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

.جمعہ کے روز اگر عید بھی ہو تو نماز جمعہ پڑھنی چاہیے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرع سے رخصت ہے نماز جمعہ بھی اگر پڑھ لے تو بہتر ہے ورنہ کچھ مضائقہ نہیں ہے ۔

بث زید بن أرقم رضی اللہ عنہ أن معاویۃ بن أبی سفیان رضی اللہ عنہ سألہ : ہل شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اجتمعافی یوم واحد؟ قال : نعم، قال : کیف صنع؟ قال : صلی العید ثم رخص فی الجمعۃ، فقال : (من شاء أن یصلی فلیصل "

[1] (رواہ احمد وابوداؤد ابن ماجہ)

(زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کیا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن میں دو عیدوں (جمعہ اور عید) میں حاضر ہوئے ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز ادا فرمائی پھر جمعے کی رخصت دے دی پھر فرمایا : جو جمعہ پڑھنا چاہے پڑھ لے)

بی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : (قد اجتمع فی یومکم ہذا عیدان، فمن شاء أجزأہ من الجمعۃ، وإنا مجمعون[2]

(ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں تو جو شخص چاہے اس کے لیے یہ (نماز عید) جمعے کے بدلے کفایت کرے گی اور ہم جمعہ پڑھیں گے)

عن وہب بن کیسان قال : اجتمع عیدان علی عہد ابن الزبیر، فأخر الخروج حتی تعالی النہار، ثم خرج فخطب، فأطال الخطبۃ، ثم نزل فصلی، ولم یصل للناس یومئذ الجمعۃ فذکر ذلک لابن عباس؟ فقال : أصاب السنۃ وصححہ الألبانی فی صحیح سنن أبی داود تحت رقم (983).[3]

(وہب بن کیسان نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور (خلافت) میں جمعہ اور عید اکٹھے ہوگئے تو انھوں نے عید کے لیے نکلنے میں دیر کر دی حتی کہ دن (کافی) اونچا ہوگیا پھر وہ نکلے اور خطبہ دیا پھر اترے اور عید کی نماز پڑھائی اور اس دن لوگوں کو جمعہ نہیں پڑھایا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات ذکر کی گئی تو انھوں نے فرمایا : انھوں نے سنت پر عمل کیا)

رواہ النسائی وأبوداود بنحوہ، لکن من روایۃ عطاء ولأبی داود عن عطاء قال : اجتمع یوم الجمعۃ ویوم الفطر علی عہد ابن الزبیر فقال : عیدان اجتمعا فی یوم واحد فجمعہما جمیعا فصلاہما رکعتین بکرۃ لم یزد علیہما حتی صلی العصر[4]

(منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی ص 104)

(نسائی اور ابوداؤد نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن عطا کی روایت سے ابوداؤد میں بھی عطا کے واسطے سے ہے انھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور (خلافت) میں جمعے کا دن اور عید الفطر کا دن اکٹھے ہوگئے تو انھوں نے کہا کہ دو عیدیں (جمعہ اور عید) ایک ہی دن میں اکٹھی ہوگئی ہیں پھر انھوں نے ان دونوں کو جمع کر دیا اور پہلے پہر دو رکعتیں پڑھائیں اس پر کچھ اضافہ نہ کیا حتی کہ عصر پڑھی)

کتبہ : محمد سلیمان غفرلہ المنان الجواب صحیح کتبہ محمد عبداللہ الجواب صحیح کتبہ ابو محمد ابراہیم ۔

---

[1]۔ مسند احمد (372/4) سنن ابی داؤد رقم الحدیث (1070) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1310)

[2]۔ سنن ابی داؤد رقم الحدیث (1073) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1311)

[3]۔ سنن النسائی رقم الحدیث (1592)

[4]۔ سنن ابی داؤد رقم الحدیث (952)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 291

محدث فتویٰ